خاص کر "امور مشہورہ محسوسہ" ہیں اور بقول مرزا حضرت مسیح صلیب پر لٹکائے گئے تھے اور یہ واقعہ "مشہور و محسوس ہے" (ص۵۲ مسیح ہندوستان میں)	اپنا خون و پسینہ ایک کر دیا مگر اس "مشہور و محسوس" واقعہ میں مماثلت پیدا کرنے سے ہمیشہ جی چراتے رہے بلکہ اپنی عدم مصلوبی کو فضیلت علی المسیح و مقام شکر قرار دیکر لکھا کہ "میں مسیح کی طرح صلیب پر نہیں چڑھا" (ص۱۶ چشمہ مسیحی)

ناظرین کرام! آپ پوچھیں گے کہ اس فعل اختیاری میں مرزا جی نے "مصلوب مسیح" سے کیوں مماثلت نہ پیدا کی اس کا جواب آج بھی اہل دل قبر مرزا پر جا کر معلوم کر سکتے ہیں جو یقیناً یہ ہے کہ
"بھاڑ میں جائے مماثلت مسیح ۔ جان کس کو پیاری نہیں؟" (حیرزر)
حاصل یہ کہ مرزا صاحب اپنے سوانح حیات میں حضرت مسیح کے واقعات حیات مرقومہ و مسلمہ خود سے "مشابہت تامہ کلی" تو کیا معمولی سا لگاؤ بھی نہ رکھتے تھے ۔ لہذا وہ مثیل مسیح نہیں ہو سکتے

(باقی دارد)

ختم نبوت ازروئے احادیث

گزشتہ نمبر میں یہ مضمون درج ہوا ہے۔ آج اسکا بقیہ درج ہے

(بقلم مولوی نور الٰہی صاحب گرجاکھی)

۴۰۔ پھر آپ نے فرمایا لَوْ اَتَاکُمْ یُوْسُفُ فَاتَّبَعْتُمُوْہُ وَتَرَکْتُمُوْنِیْ لَضَلَلْتُمْ (کنز العمال جلد ۶) کہ اگر یوسف علیہ السلام بھی آجائیں اور تم انکی اتباع کرو اور میری پیروی چھوڑ دو تو البتہ ضرور گمراہ ہو جاؤ مطلب صاف ہے کہ اگر آپ کے بعد یوسف اور موسیٰ علیہما السلام جیسا بھی کوئی آئے تو بھی اس کی تابعداری گمراہی کا باعث ہے لہذا آپ کے بعد کسی نبی کی ضرورت نہیں اور نہ ہو سکتا ہے۔

۴۱۔ آپ نے حجۃ الوداع میں جو وقت قریباً ایک لاکھ ۴۰ ہزار کا مجمع تھا فرمایا یَا اَیُّہَا النَّاسُ اِنَّہٗ لَانَبِیَّ بَعْدِیْ وَلَا اُمَّۃَ بَعْدَکُمْ ۔ بعد میں فرمایا وَاَنْتُمْ تُسْئَلُوْنَ عَنِّیْ (مسند احمد جلد ۲ صفحہ ۳۹۱) گویا آپ نے آخری وصیت بھی فرما دی کہ میرے بعد کسی کو نبی نہ بنانا جو بنائے وہ آپ کی آخری وصیت کا بھی منکر ہے۔

(۴۲) پھر فرمایا اِنَّ رَبَّکُمْ وَاحِدٌ وَّ اَبَاکُمْ وَاحِدٌ وَّ دِیْنُکُمْ وَاحِدٌ وَّ نَبِیُّکُمْ وَاحِدٌ۔ (کنز العمال) اے لوگو یاد رکھو تمہارا خدا ایک ہی ہے اور باپ بھی ایک ہی ہے اور تمہارا دین بھی ایک ہی ہے اور تمہارا نبی بھی ایک ہی ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰہ آپ نے کس کس طریقہ سے امت کو سمجھا دیا کہ اب میرے بعد دوسرا نبی نہیں ہوگا جسطرح تمہارا باپ ایک ہے اسیطرح تمہارا صرف ایک ہی نبی ہے اور میرے بعد کوئی نبی مبعوث نہیں ہو سکتا اور یہ بھی ثابت ہوا کہ آپ کے بعد کسی دوسرے نبی کا قائل ہونا اپنا دوسرا باپ بنانے کے برابر ہے جو مشعر بہ سب وشتم ہے۔ (نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذَالِکَ)

(۴۳) اسیواسطے آپ نے فرمایا اِنَّمَا اَنَا لَکُمْ مِثْلُ الْوَالِدِ (جمع الجوامع للسیوطی) کہ میں تمہارے لئے باپ کی مانند ہوں میرے سوا تمہارا کوئی روحانی باپ نہیں۔

یا یہ مطلب کہ جس طرح تم اپنے باپ کو ایک ہی سمجھتے ہو کوئی دوسرا باپ بنانے کے لئے تیار نہیں۔ اسیطرح مجھ کو بھی سمجھو اور میرے ساتھ کسی اور کو نہ بناؤ۔

(۴۴) اور فرمایا مَنْ اِدَّعٰی اِلٰی غَیْرِ اَبِیْہِ وَھُوَ یَعْلَمُ فَالْجَنَّۃُ عَلَیْہِ حَرَامٌ (بخاری) کہ جو اپنے باپ کو چھوڑ کر غیر کی طرف نسبت کرے اس پر جنت حرام ہے۔

ٹھیک اسیطرح اگر تم نے مجھ کو چھوڑ کر اور کو نبی بنایا یا اس کی طرف اپنی نسبت کر کے (احمدی وغیرہ) کہلایا تو تم پر جنت حرام ہو جائے گی۔

(۴۵) پھر آپ نے فرمایا میدان محشر میں جب تمام انبیاء شفاعت سے انکار کرینگے تو سب لوگ میری طرف آئیں گے اور آکر کہیں گے یَا مُحَمَّدُ اَنْتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ وَخَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ اے محمد آپ رسول اللہ کے ہیں اور آپ کے بعد کوئی رسول نہیں جس کے پاس جا کر ہم عرض کریں آپ ہی ہماری سفارش کریں۔ آپ سفارش کرینگے اور سب مومنوں کو بخشائیں گے۔

اگر آپکے بعد کوئی رسول ہوتا تو لوگ انکی طرف بھی جاتے اور آپ کو خاتم الانبیاء بھی نہ کہتے۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے لے کر میدان محشر تک کوئی رسول نہیں ہو سکتا۔